اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

چھپنواں بجٹ اجلاس (پہلی نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 21/جون 2022ء بروز منگل بمطابق 21/ذیقعد 1443 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	چیئر پرسنز کے پینل کا اعلان۔	04
3	دعائے مغفرت۔	04
4	رخصت کی درخواستیں۔	04
5	میزانیہ بابت مالی سال 23-2022ء اور ضمنی میزانیہ بابت مالی سال 2021-22 کا پیش کیا جانا۔	05

جلد 56 ☆☆ شمارہ 01

ایوان کے عہدیدار

قائم مقام اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 21/جون 2022ء بروز منگل بمطابق 21/ذیقعد 1443ہجری، بوقت شام 07:015 بجے زیر صدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، قائم مقام اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُلۡھِکُمۡ اَمۡوَالُکُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُکُمۡ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ ۚ وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ۞ وَاَنۡفِقُوۡا مِنۡ مَّا رَزَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ اَحَدَکُمُ الۡمَوۡتُ فَیَقُوۡلَ رَبِّ لَوۡلَاۤ اَخَّرۡتَنِیۡۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیۡبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَکُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ ۞ وَلَنۡ یُّؤَخِّرَ اللّٰہُ نَفۡسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُھَا ؕ وَاللّٰہُ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ۞

﴿پارہ نمبر ۲۸ سُوۡرَۃُ المنافقون آیات نمبر ۹ تا ۱۱﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! غافل نہ کر دیں تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ ہیں ٹوٹے میں۔ اور خرچ کرو کچھ ہمارا دیا ہوا اس سے پہلے کہ آپہنچے تم میں کسی کو موت تب کہے اے رب کیوں نہ ڈھیل دی تو نے مجھ کو ایک تھوڑی سی مدت کہ میں خیرات کرتا اور ہو جاتا نیک لوگوں میں۔ اور ہر گز نہ ڈھیل دے گا اللہ کسی جی کو جب آپہنچا اس کا وعدہ اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جزاک اللہ۔

حاجی محمد خان طوراتمانخیل: جناب اسپیکر! میرے خیال میں ژوب روڈ پر تقریباً35 بندے شہید ہو چکے ہیں اگر اُن کے لیے ایک فاتحہ خوانی کریں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: صحیح ہے حاجی صاحب پہلے میں پینل بنا تا ہوں اُس کے بعد پھر مولوی صاحب دعا پڑھ لیں گے میں قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت ذیل اراکین اسمبلی کو رواں بجٹ اجلاس کے لیے **پینل آف چیئر پرسنز** کے لیے نامزد کرتا ہوں:

۱۔ جناب قادر علی نائل صاحب۔ ۲۔ محترمہ شکیلہ نوید قاضی صاحبہ۔

۳۔ جناب اصغر علی ترین صاحب۔ ۴۔ جناب اصغر اچکزئی صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی مولوی صاحب! جو فوتگیاں ہوئی ہیں اُن کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب قائم مقام اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): نواب محمد اسلم خان رئیسانی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا رواں اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری اسمبلی: سردار محمد صالح بھوتانی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری اسمبلی: جام کمال خان صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا رواں اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری اسمبلی ملک سکندر خان ایڈووکیٹ صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سالانہ میزانیہ بابت مالی سال 2022-23 اور ضمنی میزانیہ بابت مالی سال 2021-22 کا پیش کیا جانا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر خزانہ کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ سالانہ میزانیہ بابت مالی سال 2022-23 اور ضمنی میزاینہ بابت مالی سال 2021-22 ایوان میں پیش کریں۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: جناب اسپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: میرے خیال سے آج کا one point agenda ہے۔ ملک صاحب! آپ لوگ تشریف رکھیں۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: وہ اپنا میزانیہ پڑھیں لیکن PSDP Book موجود نہیں ہے جب ہمارے پاس یہ موجود نہیں ہے۔۔۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر مواصلات وتعمیرات اور محکمہ خزانہ): جناب اسپیکر صاحب! تھوڑا سا پرنٹنگ کا issue تھا پرنٹ ہورہی ہے انشاء اللہ ابھی تھوڑی دیر میں ٹیبل ہوگی۔ سر! تھوڑی دیر میں ٹیبل ہوجائے گی انشاء اللہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ملک صاحب! تب تک وزیر خزانہ صاحب پیش کرتے ہیں بیچ میں PSDP book بھی آجائے گی۔

وزیر مواصلات وتعمیرات اور محکمہ خزانہ: انشاء اللہ، انشاء اللہ۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں پی ایس ڈی پی بک تو پہلے ٹیبل کرنی چاہیے تھی۔

وزیر مواصلات وتعمیرات اور محکمہ خزانہ: میں یقین دلاتا ہوں انشاء اللہ پچھلی دفعہ تو بہت کچھ ہوا تھا گیٹ توڑے گئے تھے لوگوں پر گاڑیاں چڑھائی گئی تھیں۔ الحمدُ للہ وہ چیزیں ہماری گورنمنٹ میں نہیں ہوں گی ناں۔

میر محمد اکبر مینگل: جناب اسپیکر 4 بجے اجلاس شروع ہونا تھا ابھی میرے خیال میں ساڑھے سات بج رہے ہیں ابھی تک پی ایس ڈی پی بک نہیں ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی کھیتران صاحب بسم اللہ کریں اور بجٹ پیش کریں۔

وزیر مواصلات وتعمیرات اور محکمہ خزانہ: شکریہ جناب اسپیکر! بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ بجٹ پیش کرنے سے پہلے میں اگر یہاں ایک چھوٹا سا ذکر نہ کروں تو میری قصرِ نفسی ہوگی۔ کہ یہ معزز ایوان جانتا ہے کہ جب بھی بجٹ

پیش ہوا اس معزز ایوان میں تو ہم کس طریقے سے انٹری لیتے تھے اس معزز ایوان میں آنے کے لیے۔ اور تقریباً ہر گیٹ پر احتجاج ہوتا تھا الحمدُ للہ میں اپنے قائد۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: کھیتران صاحب! یہ پھر بعد میں آپ وہ کریں پہلے آپ بجٹ پیش کریں۔ پھر اس پر لمبی تقاریر شروع ہو جائیں گی ابھی فی الحال آپ بجٹ پیش کریں۔

وزیر مواصلات وتعمیرات اور وزیر محکمہ خزانہ: جی جی میں شروع کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: پھر اس پر لمبی تقاریر شروع ہو جائیں گی ابھی فی الحال آپ بجٹ پیش کریں۔

وزیر مواصلات وتعمیرات اور وزیر محکمہ خزانہ: نہیں نہیں تقریر کی بات نہیں ہے یہ تھوڑی سی وہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اس پر پھر آپ کو بات کرنے کا موقع دیا جائے گا۔۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: جناب اسپیکر صاحب میرے خیال میں جو اچھے اقدام سردار کھیتران کہہ رہے ہیں میرے خیال میں ہم ان کو appreciate کرتے ہیں اگر یہ اچھا قدم ہے آج احتجاج نہیں ہو رہا ہے یا کچھ اچھی باتیں۔

وزیر مواصلات وتعمیرات اور وزیر محکمہ خزانہ: یہی میں ذکر کرنا چار رہا تھا کہ نہ اسمبلی کے اندر ہے نہ باہر ہے۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: لیکن اس کے ساتھ میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ چونکہ پی ایس ڈی پی آج جب بلوچستان کا میزانیہ پیش کرنا ہے تو کم از کم یہ ہماری ٹیبلوں پر ہونی چاہیے تھی انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے۔

وزیر مواصلات وتعمیرات اور وزیر محکمہ خزانہ: ملک صاحب! ہم آپ کو یقین دہانی کراتے ہیں کہ انشاءاللہ۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نصیر شاہوانی صاحب! آپ تشریف رکھیں جی سردار کھیتران صاحب آپ بجٹ پیش کریں۔

وزیر مواصلات وتعمیرات اور وزیر محکمہ خزانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں اپنی بجٹ تقریر کا آغاز ربِ کائنات کے بابرکت نام سے کرتا ہوں جو تمام جہانوں کا مالک ہے۔ بلوچستان عوامی پارٹی اور اس کی اتحادی جماعتوں کا چوتھا سالانہ بجٹ 2022-23ء اس مقدس ایوان کے سامنے پیش کرنا میرے لیے اعزاز اور مسرت کا باعث ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! اگرچہ بلوچستان عوامی پارٹی اور اس کی اتحادی جماعتوں کی حکومت مجموعی طور پر اب تک تین بجٹ پیش کر چکی ہے اور آج میں چوتھا بجٹ اس ایوان کے سامنے پیش کرنے جا رہا ہوں لیکن میر عبدالقدوس بزنجو وزیر اعلیٰ بلوچستان کی قیادت میں موجودہ حکومت کا یہ پہلا بجٹ ہے۔ ہماری حکومت نے اپنی آٹھ ماہ کی مدت مکمل کی ہے۔ کسی بھی حکومت کی کارکردگی کو جانچنے کے لیے یہ عرصہ نہایت کم ہوتا ہے تاہم ہم نے

اس مختصر مدت کے دوران بہت سی اہم کامیابیاں حاصل کر کے ایک نئی تاریخ رقم کی ہے جس کے لیے میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں۔ ہم نے اس عرصہ میں ریکوڈک کا تاریخی معاہدہ کیا۔ ہم نے شروع دن سے بلوچستان کے نوجوانوں کے لیے روزگار کے ذرائع پیدا کرنے پر توجہ دی۔ ہم نے عوام کی عزت نفس اوران کے احترام کو اپنی اولین ترجیح سمجھا۔ ہم نے صوبے میں باہمی احترام اور رواداری کو فروغ دیا۔ ہم نے کوشش کی کہ صوبے کے اہم معاملات میں سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر تمام سیاسی قیادت کو اعتماد میں لیا جائے جس کا مظاہرہ ریکوڈک کے معاملے میں صوبے کی تاریخ میں پہلی دفعہ صوبائی اسمبلی میں اِن کیمرہ بریفنگ کا انعقاد ہے اور تمام سیاسی قیادت کے پاس وزیراعلیٰ بلوچستان نے خود جا کران کو بریف کیا۔ ہم نے انفرادی حیثیت میں فیصلہ کرنے کی بجائے صوبے کی نمائندہ اسمبلی اس ایوان کو مشاورت کا مرکز بنایا اور تمام اہم فیصلے کابینہ کی منظوری سے کئے۔ ایک دوسرے کو عزت واحترام دینا بلوچستان کی دیرینہ روایت ہے اور ہم اپنی اس روایت کے امین ہیں۔ ہم جب تک اقتدار میں رہیں گے صوبے کی تعمیر و ترقی اور عوام کی فلاح و بہبود اور خوشحالی کیلئے خلوص نیت سے کام کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے ملک اور صوبے کی ترقی میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے صوبہ بلوچستان کی سرزمین کو بے پناہ قدرتی وسائل سے نوازا ہے جس کی اہمیت کو دنیا تسلیم کرتی ہے۔ ہماری آبادی کم اور وسائل بے شمار ہیں۔ آبادی اور وسائل کا یہ تناسب کسی بھی علاقے کی ترقی کے لیے خوش قسمتی کی علامت ہے۔

جناب اسپیکر!

وزیراعلیٰ بلوچستان جناب میر عبدالقدوس بزنجو صاحب کی مدبرانہ قیادت میں ہم ترقی اور خوشحالی کی مثبت سمت میں گامزن ہیں۔ معاشی اور سماجی اہداف کے حصول اور لوگوں کے معیار زندگی کو بلند کرنے کے لیے ہمہ وقت اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر!

ہماری حکومت قائم ہونے کے بعد ہمیں سب سے بڑا چیلنج رواں مالی سال کے صوبائی ترقیاتی پروگرام پر عملدرآمد کرانا تھا جس کیلئے وسائل نہ ہونے کے برابر تھے۔ تاہم ہم نے اپنے غیر ترقیاتی اخراجات کو ہر ممکن حد تک کم کیا تاکہ ہم ترقیاتی سکیموں کیلئے وسائل فراہم کرسکیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ پی ایس ڈی پی مالی سال 22-2021 بظاہر تو ایک سالہ ترقیاتی پروگرام تھا لیکن درحقیقت پی ایس ڈی پی 22-2021 دستیاب وسائل سے کہیں زیادہ ترتیب دی گئی تھی جس کی وجہ سے ہمیں اس پر عملدرآمد میں شدید مشکلات پیش آئیں اور اسے

متوازن بنانے میں ہمیں کچھ وقت بھی لگا اور ہمیں غیر ضروری تنقید کا سامنا بھی کرنا پڑا لیکن اس کے باوجود اللہ کے فضل سے میں اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے مالی سال 22-2021 کے دوران ترقیاتی مد میں صوبے کی تاریخ کے سب سے زیادہ 92 ارب روپے کے فنڈز کا اجرا کیا اور ہم نے بھرپور کوشش کی ہے کہ صوبے کے تمام اضلاع کو بلا تفریق ترقیاتی عمل میں شامل رکھا جائے۔

جناب اسپیکر!

مالی مشکلات کے باوجود صوبائی حکومت نے آنے والے مالی سال کے لیے ایک متوازن بجٹ بنایا ہے اور تمام شعبہ جات کے لیے ان کی ضروریات کے مطابق فنڈز مختص کیے ہیں۔ بجٹ 23-2022 میں حکومت کے اقدامات میں صوبے کے دور دراز اور پسماندہ علاقوں میں یکساں بنیادی انفراسٹرکچر کی بہتری، ہنگامی صورتحال میں پیشگی اقدامات کرنے اور جدت پر مبنی اصلاحات متعارف کروانے، سوشل سیکٹر کو مربوط بنانے، صوبے کے اپنے پیداواری شعبوں سے مزید بہرہ مند ہونے، سماجی تحفظ کے لیے اقدامات کو وسعت دینے سمیت روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے اور امن وامان کی مکمل بحالی شامل ہے۔ غرض یہ کہ معاشرے کا کوئی ایسا طبقہ نہیں ہے کہ جس کی فلاح و بہبود کے لیے اقدامات نہ کیے گئے ہوں۔ اِن اقدامات میں سرکاری ملازمین، خواتین، پنشنرز، نوجوان، ماہی گیر، مزدور سمیت ہر شعبہ زندگی سے وابستہ افراد شامل ہیں۔ یہاں اس بات کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ وزیراعلیٰ بلوچستان نے بغیر کسی امتیاز کے صوبے کے تمام سیاسی اکابرین۔ جناب اسپیکر صاحب! ہم پہلی دفعہ یہ کر رہے ہیں آج تک اس صوبے کی 73-72 سال کی پوری تاریخ میں کسی نے کبھی یہ قدم نہیں اٹھایا گیا۔ بغیر کسی امتیاز کے صوبے کے سیاسی تمام اکابرین۔ جن میں میر غوث بخش بزنجو، سردار عطاء اللہ مینگل، نواب اکبر خان بگٹی، خان عبدالصمد خان، نواب خیر بخش مری، قاضی عیسیٰ صاحب، خان آف قلات احمد یار خان، اور ملک اور صوبے کے دیگر اعلیٰ پائے کے سیاستدانوں کی بلوچستان کیلئے خدمات کے اعتراف کے طور پر ان کے نام سے منسوب منصوبے اور ادارے قائم کرنے کی منصوبہ بندی کی ہے چیئر کی خصوصی ہدایت پر یہ چیز کی گئی ہے جناب اسپیکر! تاکہ اس میں ہماری نئی نسل کو ہماری ان قابل احترام شخصیات کی سوچ وفکر اور صوبے کیلئے اُن کی خدمات کے حوالے سے آگاہی مل سکے اور اُن کا نام تا قیامت اسی طریقے سے سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا رہے۔

جناب اسپیکر!

آئندہ مالی سال 23-2022 کا بجٹ پیش کرنے سے پہلے یہ مناسب ہوگا کہ موجودہ مالی سال

2021-22 کے نظر ثانی شدہ بجٹ کا مختصر جائزہ معزز ایوان کے سامنے پیش کیا جائے جس کے بعد میں معزز ایوان کو موجودہ صوبائی حکومت کے کیے گئے نئے مالی سال 2022-23 کے اقدامات کے بارے میں آگاہ کروں گا۔

☆ رواں مالی سال 2021-22 کے کل بجٹ کا غیر ترقیاتی تخمینہ 347 ارب روپے تھا۔ نظر ثانی شدہ بجٹ برائے سال 2021-22 کا تخمینہ 332 ارب روپے ہو گیا ہے۔

☆ رواں مالی سال 2021-22 کے ترقیاتی اخراجات کا تخمینہ 172 ارب روپے تھا جو نظر ثانی شدہ تخمینہ سے کم ہو کر 93 ارب روپے ہو گیا ہے جس میں 3 ہزار 367 ترقیاتی جاری ترقیاتی اسکیموں کے لیے 133 ارب روپے جب کہ 3 ہزار 470 نئی ترقیاتی اسکیموں کے لیے 59 ارب روپے جاری کیے گئے ہیں۔

جائزہ بجٹ (Budget Review 2022-23)

جناب اسپیکر!

اب میں اس معزز ایوان کے سامنے مالی سال 2022-23 کے بجٹ کے بنیادی خدوخال پیش کرنا چاہوں گا۔

☆ آئندہ مالی سال 2022-23 کا کل بجٹ تخمینہ 612.7 ارب روپے ہے جس میں غیر ترقیاتی بجٹ کا حجم 367 ارب روپے ہے جبکہ مجموعی صوبائی ترقیاتی بجٹ (PSDP) کا حجم 191.5 ارب روپے ہے۔ اس میں اور وضاحت میں کر دوں کہ پچھلے سال کا جو ڈیفی سیٹ 87 ارب روپے تھا 15 ارب روپے ہم نے کم کر کے اس کو 72 ارب پر لے آئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ پچھلے بجٹ میں جو اس طرف بیٹھے ہوئے لوگوں کے ساتھ یا ان کے حلقوں کے ساتھ وہ ایک سوتیلا سلوک کیا گیا تھا ہم نے اپنے طور پر میرے قائد نے کوشش کی ہے کہ ہم سب اس ایوان کے معزز ممبر ہیں اور ان کو حتی الوسع برابری کی بنیاد پر ان کے علاقوں کو نظر انداز کیا جائے تو ہم نے یہ کوشش بھی کی ہے جناب۔

☆ ڈویلپمنٹ گرانٹس (Federal Funded Projects) کی مد میں 28.3 ارب روپے اور فارن پروجیکٹ اسسٹنس (FPA) کی مد میں 14.6 ارب روپے صوبائی ترقیاتی پروگرام کے علاوہ ہیں۔

☆ جاری ترقیاتی اسکیمات کی کل تعداد 3367 جن کے لیے 133 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

☆ نئی ترقیاتی اسکیمات کی کی کل تعداد 3470 جن کے لیے 59 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

☆ مالی سال 2022-23 میں بلوچستان کے نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے

مختلف محکموں میں 2852 سے زائد نئی اسامیاں تخلیق کی گئی ہیں۔اس میں جو پچھلے سالوں سے تقریباً اسامیاں خالی آ رہی ہیں تقریباً وہ 65 سے 70 ہزار اسامی وہ بھی ہیں تو انشاء اللہ اس سال ہماری حکومت کو یہ اعزاز ہوگا اگر اللہ تعالیٰ کی نظر و کرم اور اس کا فضل و کرم رہا کہ ہم تاریخی طور پر یہاں روزگار لوگوں کو فراہم کریں گے۔کیونکہ بیروزگار اس وسیع و عریض صوبے کا ایک بڑا اہم مسئلہ ہے۔

جناب اسپیکر!

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ موجودہ حکومت نے صوبے میں مالی بے ضابطگی کی روک تھام کے لیے بلوچستان پبلک فنانس مینجمنٹ ایکٹ متعارف کروا کر دوسرے صوبوں سے سبقت حاصل کی جو کسی اعزاز سے کم نہیں۔اس اہم قانون سازی سے مالی عمل اور بجٹ سازی کو صحیح سمت ملی ہے۔واضح رہے اس ایکٹ سے وسائل کے منصفانہ استعمال کو یقینی بنایا جارہا ہے۔اس تاریخی قانون سازی سے صوبے میں جامع حکمت عملی کے تحت پبلک سروس ڈیلیوری اور غیر ترقیاتی بجٹ سمیت ترقیاتی منصوبوں میں بہتر طرز عمل، موثر جواب دہی، وسائل کی منصفانہ تقسیم یقینی بنائی گئی ہے جس کی نظیر پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی۔

جناب اسپیکر!

ہماری حکومت مالی مسائل کا سامنا شروع دن سے کر رہی ہے مگر نامساعد حالات کے باوجود حکومتی اور اپوزیشن کے حلقوں کو یکساں بنیادوں پر ترقیاتی منصوبوں میں وسائل کی تقسیم کو یقینی بنایا گیا ہے۔صوبے کی بڑھتی آبادی کو سرکاری ملازمتوں اور دیگر روزگار کی فراہمی میں حکومت ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ہماری حکومت کی کوشش ہے کہ صوبے میں پرائیویٹ اور پبلک پرائیویٹ اشتراک کو مزید موثر بنایا جائے تاکہ بے روزگاری کی عفریت کو کنٹرول میں رکھا جا سکے۔اس مد میں حکومت بلوچستان کا پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ یونٹ دوسری صوبائی حکومتوں کے ساتھ رابطے میں ہے تاکہ اُن صوبوں کے کامیاب تجربات سے استفادہ کیا جا سکے۔

شعبہ صحت (Health)

جناب اسپیکر!

صحت کی بہتر سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔صحت کا بہتر نظام نہ صرف لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر بناتا ہے بلکہ معاشی ترقی میں بھی معاون ثابت ہوتا ہے۔بلوچستان میں صحت کے شعبہ میں بہتری آئی ہے۔

☆ موجودہ حکومت نے صوبے میں سولہ DHQs کو اَپ گریڈ کر کے Teaching Hospitals

بنایا۔ یہ ہسپتال صوبے کے مختلف اضلاع میں ہیں جن میں چمن، ژوب، لورالائی، نوشکی، قلات، خضدار، حب، پنجگور، تربت، ڈیرہ مراد جمالی، سبی، زیارت، قلعہ سیف اللہ، خاران اور گوادر شامل ہیں۔ان ہسپتالوں سے صوبے بھر میں ایک نیٹ ورک قائم ہوگا جو ہر قسم کی ایمرجنسی کی صورت میں صحت کی خصوصی خدمات کی دستیابی کو یقینی بنائیں گے۔

جناب اسپیکر!

☆ رواں سال 22-2021 میں ہماری حکومت نے صحت کے شعبے میں اہم اسکیمات شروع کیں جن میں ٹراما سینٹر کچلاک، پی جی ایم آئی شیخ زید، پوسٹ گریجویٹ ڈاکٹرز کے لیے ہاسٹل اور چلڈرن ہسپتال کوئٹہ کی توسیع، کوئٹہ اور تربت میں ڈی ایچ کیو، آر ایچ سی اور بی ایچ یوز میں نئی اسامیاں، ایمبولنس، ادویات وغیرہ شامل ہیں۔

☆ نئے مالی سال 23-2022 میں پی پی ایچ آئی (PPHI) کے لیے پنشن سپورٹ فنڈ اور آپریشنل فنڈ کے لئے 1ارب 50 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

☆ نئے مالی سال 23-2022 میں صوبے بھر کے ہسپتالوں میں ادویات کی فراہمی کی مد میں 6ارب 60 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

☆ اس طرح نئے مالی سال 23-2022 میں شعبہ صحت کے لیے 524 نئی اسامیاں تخلیق کی گئی ہیں۔جناب اسپیکر صاحب! مجموعی طور پر مال سال 23-2022 میں صحت کے شعبے کو مزید بہتر بنانے کے لیے حکومت نے غیر ترقیاتی فنڈز میں 26ارب 62 کروڑ روپے رکھے ہیں جب کہ ترقیاتی مد میں 12ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔جناب! اب شعبہ تعلیم۔

شعبہ تعلیم

(الف) ثانوی تعلیم (Secondary Education)

جناب اسپیکر!

☆ حکومت کی ترجیحات میں تعلیم کا فروغ سرفہرست ہے۔حکومت بلوچستان پورے صوبے میں معیاری تعلیم کی فراہمی کی ہر ممکن کوشش کررہی ہے۔اس سلسلے میں ہر سال صوبائی بجٹ کا ایک بڑا حصہ تعلیم کے شعبے کے لیے مختص ہوتا ہے۔جس کا مقصد بلوچستان میں سب کے لیے معیاری تعلیم تک رسائی کو ممکن بنانا ہے۔

جناب اسپیکر!

☆ گلوبل پارٹنر شِپ فار ایجوکشن (GPE) کی بھرتی کی گئی 1493 اُستانیوں کو ریگولر کیا گیا۔

☆ ہماری حکومت نے 1913 ایس ایس ٹیز (SSTs) اور 66 کمپیوٹر آپریٹرز کو بھی بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے تحت تعینات کیا۔ جو کہ اب مختلف اسکولوں میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور ساتھ ہی سینکڑوں اساتذہ کی بھرتی کے لیے بلوچستان پبلک سروس کمیشن کو خط لکھا جا چکا ہے۔

☆ ہماری حکومت نے ایک طویل عرصے بعد سروس رولز کو نوٹیفائی کر کے 1451 ایس ایس ٹیز کو ہیڈ ماسٹر، ہیڈ مسٹریس اور سبجیکٹ اسپیشلسٹ کے عہدوں پر ترقی دی۔

☆ رواں مالی سال 22-2021 میں 17 ایلیمنٹری کالجز کو فعال کر کے ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ ایجوکیشن (DAE) کورسز شروع کیے گئے۔ جن میں ہزاروں طلبا تربیت حاصل کر کے ٹیچنگ کے اہل ہوں گے۔

☆ نئے مالی سال 23-2022 میں صوبے بھر میں سینکڑوں Shelterless اسکولوں کی تعمیر کے لیے 30 کروڑ سے زائد کی رقم مختص کی گئی ہے۔

☆ نئے مالی سال 23-2022 میں صوبے بھر میں 103 نئے پرائمری سکول کھلیں گے جبکہ 60 اسکول اَپ گریڈ ہوں گے جن میں مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز شامل ہیں۔ اس طرح 831 نئی اسامیاں پیدا ہو جائیں گی۔ مجموعی طور پر مالی سال 23-2022 میں شعبہ پرائمری و سیکنڈری تعلیم کی ترقیاتی مد میں 10 ارب روپے اور غیر ترقیاتی مد میں 63 ارب 44 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اس کا سیکنڈ پارٹس ہیں جناب اسپیکر صاحب۔

(ب) کالجز ہائیر اینڈ ٹیکنکل ایجوکیشن

(Colleges, Higher &Technical Education)

جناب اسپیکر!

☆ رواں سال 22-2021 میں ہماری حکومت نے 2 نئے کیڈٹ کالجز ضلع آواران اور ضلع تربت میں فعال کر کے ان میں تعلیمی سلسلہ باقاعدہ شروع کروایا۔

☆ ہائیر ایجوکیشن کے فروغ کے لیے صوبے کی جامعات کو سپورٹ کرنے کے لیے ان کی سالانہ گرانٹ 2 ارب 50 کروڑ روپے کو جاری رکھا جائے گا۔

☆ مالی سال 23-2022 میں 2 ارب 50 کروڑ کی لاگت سے مکران یونیورسٹی پنجگور کا قیام عمل میں لایا

جائے گا۔جس کے لیے 10 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

☆ قائداعظم کیڈٹ کالج زیارت 2 ارب 2 کروڑ کی لاگت سے تعمیر کی جائے گی۔جس کے لیے مالی سال 2022-23 میں 30 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

☆ ہماری حکومت کوئٹہ گرلز کیڈٹ کالج کو نئے مالی سال 2022-23 میں فعال کرے گی۔

☆ نئے مالی سال 2022-23 میں بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سینکڑوں خالی اسامیوں کو پُر کیا جائے گا۔مجموعی طور پر مالی سال 2022-23 میں اس شعبے کو غیر ترقیاتی مد میں 12 ارب 71 کروڑ روپے مختص کیے گئے جب کہ ترقیاتی مد میں 9 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔اگلا مرحلہ ہے جناب اسپیکر صاحب! زراعت۔

زراعت (Agriculture)

جناب اسپیکر!

☆ موسمی تغیرات سے پیدا ہونے والے اثرات جن میں پانی کی قلت،طویل خشک سالی،زیرزمین پانی کے ذخائر میں کمی،صوبے میں بجلی کی طویل لوڈشیڈنگ نے اس شعبے پر انتہائی منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔

☆ رواں سال 2021-22 میں نیشنل پروگرام کے تحت مندرجہ ذیل اقدامات کیے گئے؛ 878 تالابوں کی پختگی، 361 واٹر اسٹوریج ٹینک، 750 ایکڑ زمین کی لیولنگ، 396 گرین ٹنل شامل ہیں۔

☆ ہماری حکومت نے اہم فصلات کے لیے بیج مفت تقسیم کی اور ٹڈی دَل جیسے خطرات سے نمٹنے کے لیے سپرے کیا گیا جس سے زمینداروں کو کروڑوں روپے کے نقصانات سے بچایا گیا۔شہید بے نظیر بھٹو گرلز کیڈٹ کالج کا بھی قیام عمل میں لایا گیا ہے جی کوئٹہ میں ہے جی۔ہماری حکومت نے فصلات کی بیج مفت تقسیم کی اور ٹڈی دل جیسے خطرات سے نمٹنے کے لیے سپرے کیا گیا جس سے زمینداروں کو کروڑوں روپے کے نقصانات سے بچایا گیا۔

☆ مالی سال 2022-23 میں بلڈوزر گھنٹوں کے لیے صوبے کے تمام اضلاع کے لیے 1 ارب 50 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

☆ صوبے کے مختلف اضلاع میں زرعی سولر ٹیوب ویلز کی نئی اسکیموں کے لیے 57 کروڑ 60 لاکھ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

☆ مستقبل میں کسان کارڈ کا اجراز یرِغور ہے۔

☆ زمینداروں کو زرعی پیداوار میں اضافے کے لیے ربیع اور خریف فصلات میں کھاد سبسڈی کی مد میں

610ملین روپے رکھے گئے ہیں۔

خوراک (Food)

جناب اسپیکر!

☆ جیسا کہ اس معزز ایوان کو بخوبی علم ہے کہ گندم عوام کی بنیادی ضروریات میں سے ایک اہم جزو ہے اور اس کے مہنگا ہونے سے عام آدمی براہ راست متاثر ہوتا ہے۔

☆ کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نبرد آزما ہونے کے لیے حکومت فوڈ سیکورٹی کے لیے خاطر خواہ ذخیرہ رکھتی ہے تا کہ کسی بھی بحرانی کیفیت سے فوری طور پر بہتر انداز میں نمٹا جا سکے۔صوبائی کابینہ نے اس مد میں سال2022 کے لیے ایک لاکھ میٹرک ٹن گندم کی خریداری کی منظوری دی ہے۔

☆ کوئٹہ میں گندم کے ذخیرے کی بہتر نگرانی اور ترسیل کے نظام کو مستحکم بنانے کے لیے ڈیجیٹل سرویلنس کے نظام کی تنصیب کے لیے 75ملین روپے مختص وخرچ کیے گئے ہیں۔

☆ نئے مالی سال 23-2022 میں گندم کی خریداری کے لیے سود سے پاک قرضے کی فراہمی کے لیے 2ارب 90 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

☆ مجموعی طور پر مالی سال 23-2022 میں اس شعبے کے لیے ترقیاتی مد میں ------ملین روپے اور غیر ترقیاتی مد میں علاوہ State Trading کے لیے 801 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔

(اَذان مغرب)

وزیر محکمہ خزانہ: جناب اسپیکر صاحب! گزارش ہے کہ 15 منٹ کے لیے نماز کا وقفہ کر لیں کیونکہ ابھی تک صرف 11 پیجز ہوئے ہیں 30-29 پیجز ہیں تو میں نماز کا پابند ہوں ہماری نماز چلی جائیگی تو 15 منٹ کا وقفہ کر دیں please۔

جناب قائم مقام اسپیکر: صحیح ہے 15 منٹ کے بعد پھر اجلاس شروع کرتے ہیں۔

وزیر محکمہ خزانہ: thank you very much

جناب قائم مقام اسپیکر: کھیتران جہاں بھی ہیں ان کو بلا لیں کھیتران صاحب! مہربانی کر کے speech start کریں۔

وزیر محکمہ خزانہ: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! کہ آپ نے وقفہ دیا، اللہ کا فرض ہم نے پورا کیا اب میں آتا ہوں جناب اسپیکر صاحب! گورنمنٹ اور دیہی ترقی کی طرف۔

لوکل گورنمنٹ ودیہی ترقی

(Local Government & Rural Development)

جناب اسپیکر!

☆ مقامی اور نچلی سطح پر سروس ڈیلیوری کے لیے لوکل گورنمنٹ سسٹم کا کردار انتہائی اہم ہے۔ بلدیاتی اداروں کو مستحکم اور پائیدار بنانے کے لیے موجودہ حکومت لوکل گورنمنٹ سسٹم کو مزید موثر بنانے کے لیے اقدامات کر رہی ہے۔

☆ اللہ کے فضل و کرم سے ہماری حکومت نے لوکل گورنمنٹ کی کاوشوں سے اس بار 29 مئی 2022 کو پاکستان الیکشن کمیشن کو سپورٹ کر کے بلوچستان بھر میں کامیاب اور پُر امن بلدیاتی انتخابات منعقد کروائے۔ اس سلسلے میں ہمارے صوبائی خزانہ سے الیکشن کمیشن آف پاکستان کو 4.3 ارب روپے منتقل کیے گئے۔

☆ رواں سال 22-2021 میں ترقیاتی فنڈ سے 73 جاری اسکیمات اور 140 نئی اسکیمات پر کام جاری ہے۔

☆ مالی سال 23-2022 کے لیے لوکل کونسلز کی مجموعی گرانٹ میں 16.8 ارب روپے رکھے گئے ہیں جن میں ترقیاتی بجٹ کے لیے 10 ارب شامل ہیں۔

مواصلات و تعمیرات (Roads & Buildings)

جناب اسپیکر!

☆ کسی بھی علاقے و عوام کی ترقی و خوشحالی کے لیے ذرائع مواصلات و تعمیرات اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بلوچستان جیسے وسیع و عریض صوبے جس میں مختلف آبادیوں کے درمیان زمینی فاصلہ بہت زیادہ ہے جس کو کم کرنے میں اس محکمے کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

☆ مواصلات کی بہتری کے لیے موجودہ حکومت صوبے بھر میں شاہراہوں کا جال بچھائے گی جس کے لیے 57 ارب سے زائد کی اسکیمیں متعارف کی گئی ہیں۔ آنے والے مالی سال 23-2022 میں ان اسکیموں کے لیے 19 ارب 78 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

☆ صوبے میں ہائی ویز حادثات کی وجہ سے اموات کی شرح بہت زیادہ ہے۔ واضح رہے کہ ہائی ویز کے امور وفاقی حکومت کے ماتحت ہیں۔ ہماری حکومت کی کاوشوں سے مالی سال 23-2022 میں وفاقی حکومت

نے اہم شاہراہوں کے لیے 11ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔ جو کہ موجودہ حکومت کی اہم کامیابی اور عوام سے کیے گئے وعدوں کی تکمیل ہے۔

☆ گریڈرز کی خریداری کے لیے 5ارب 92 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

امن و امان (Law and Order)

جناب اسپیکر!

☆ جہاں صوبے کی مجموعی ترقی اور عوامی فلاح و بہبود کے لیے امن وامان کا قیام انتہائی اہمیت کا حامل ہے وہاں صوبے کے محل وقوع اور وسیع وعریض رقبے کی وجہ سے امن وامان ایک بہت بڑا چیلنج ہے لیکن اللہ کے فضل وکرم سے ہمارے تمام قانون نافذ کرنے والے اداروں کی قربانیوں سے صوبہ بھر میں مخدوش امن وامان کی صورتحال کو کنٹرول کیا گیا۔ اس حوالے سے تمام قانون نافذ کرنے والے اداروں کا کردار قابل تحسین ہے۔ ساتھ ہی ہمارے عوام نے اداروں کے ساتھ تعاون کیا وہ بھی قابل ستائش ہے۔

☆ محفوظ سفر کے لیے بلوچستان کی شاہراہوں پر سیکورٹی کے لیے اہم قدامات کیے گئے ہیں۔

☆ کوسٹل ہائی وے کو محفوظ بنانے کے لیے 40 کروڑ روپے کی اسکیم کی تجویز ہے۔

☆ لیویز فورس میں ہماری حکومت نے 13 مختلف اضلاع میں 1340 لیویز اہلکار میرٹ پر تعینات کیے اور باقی اضلاع میں تعیناتی کا عمل جاری ہے۔

☆ لیویز میں CPEC Wing اور Socio-Economic Protection Unit کے لیے 2940 ملازمتوں کے نئے مواقع پیدا کیے گئے۔ ڈویژنل سطح پر سول ڈیفنس کے توسط سے بم ڈسپوزل اسکواڈ کے دفاتر قائم کیے گئے ہیں۔

☆ کوئٹہ شہر میں بڑھتی ہوئی آبادی کے پیشِ نظر ڈسٹرکٹ جیل کو شہر سے باہر منتقل کرنے کی تجویز ہے۔ اس مقصد کی فزیبلٹی کے لیے نئے مالی سال 23-2022 میں 10 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ مالی سال 23-2022 میں اس شعبے کے لیے غیر ترقیاتی مد میں 42ارب روپے مختص جب کہ ترقیاتی مد میں 2ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

آبپاشی (Irrigation)

جناب اسپیکر!

☆ پانی انسانی زندگی کا اہم جزو ہے۔ آبپاشی جیسے اہم شعبے پر ہمیں خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ایک

طرف محدود پانی کے وسائل ضائع ہو رہے ہیں تو دوسری طرف زیر زمین پانی کی سطح ٹیوب ویلوں کے زائد استعمال سے خطرناک حد تک نیچے گر چکی ہے۔ اس ناموافق صورت حال سے ہماری حکومت بخوبی واقف ہے جس سے نمٹنے کے لیے جدید آبپاشی کے نظام اور پانی کے ذخائر کو محفوظ بنانے کے لیے ڈیمز کی تعمیر کی اشد ضرورت ہے۔ ہم اس حوالے سے صوبہ بھر میں ہر قسم کے اقدامات کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔

☆ رواں سال 22-2021 میں پٹ فیڈر اور کیرتھر کینال کی صفائی کے لیے بھی 706 ملین روپے کی منظوری دی گئی اور جن سے 141 ملین روپے جاری کیے گئے۔

☆ نئے مالی سال 23-2022 میں کوئٹہ و گردونواح کے علاقوں کے لیے 1 ارب روپے سے نئے ڈیمز کی تعمیر کے لیے فنڈ رکھا گیا ہے جو کہ وفاقی ترقیاتی بجٹ میں شامل ڈیمز کے علاوہ ہیں۔

☆ اریگیشن اسکیم ژوب کے لیے نئے مالی سال 23-2022 میں 45 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

آبنوشی (Public Health Engineering)

جناب اسپیکر!

☆ کوئٹہ سمیت دیگر شہروں میں پانی کی کمی کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے حکومت مختلف اقدامات پر عمل کر رہی ہے۔

☆ ہماری حکومت نے رواں سال 22-2021 میں 987 ملین روپے شادی کور، آکڑہ کور ڈیمز کی اَپ گریڈیشن کی منظوری دی ہے۔

☆ پیرکوہ میں وبا پھیلنے کے سبب محکمہ نے اقدامات کیے۔ جناب وزیر اعلیٰ بلوچستان نے پیرکوہ واٹر سپلائی اسکیم کی منظوری دی جس کی لاگت 441 ملین ہے۔

☆ مالی سال 23-2022 میں ٹاؤن واٹر سپلائی اسکیم فیز III میں سولرائزیشن کے لیے 1 ارب روپے کی اسکیم متعارف کی گئی ہے۔

☆ مالی سال 23-2022 میں گوادر شہر میں فراہمی آب کے لیے واٹر سپلائی کے لیے 38 کروڑ روپے کی اسکیم رکھی گئی ہے۔

سائنس اور آئی ٹی (Science & IT)

جناب اسپیکر!

☆ سائنس، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور آئی سی ٹی پوری دنیا میں قوموں کی ترقی کے علامات سمجھی جاتی ہیں۔

☆ اس شعبے نے دورِ حاضر کے تقاضوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے آئی ٹی کی ضرورت کے پیشِ نظر کوئٹہ میں سافٹ ویئر ٹیکنالوجی پارک کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ بعدازاں گوادر اور صوبے کے دیگر بڑے شہروں میں بھی قائم کیا جائے گا۔

☆ CMDU کو باقاعدہ یونٹ کے طور پر سائنس اور آئی ٹی محکمہ کے ماتحت لانے کی تجویز زیرِ غور ہے۔

معدنیات و معدنی وسائل

(Mines and Minerals)

جناب اسپیکر!

☆ اللہ تعالیٰ نے ہمارے صوبے کو معدنیات سے مالا مال کیا ہے۔

☆ ریکوڈک کا تاریخی معاہدہ ہماری حکومت نے خوش اسلوبی سے طے کروایا جس کے تحت بلوچستان کو ریکوڈک منصوبے کا 25% شیئر براہ راست ملے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے صوبے کے لوگوں کو 8000 نوکریاں بھی ملیں گی اور رائلٹی کی مد میں صوبے کو خطیر رقم ملے گی۔

☆ موجودہ مالی سال 22-2021 میں معدنیات کی مد میں 190 ملین روپے قومی خزانے میں جمع کیے گئے مختلف معدنیات کے لیے 96 لائسنز دیے گئے تاکہ معدنی وسائل کو نکالا جا سکے اور اس سے روزگار کے مواقع پیدا کیے جا سکیں۔ اس کے ساتھ 198 غیر قانونی لیز بھی کینسل کر دیئے گئے۔

جناب اسپیکر!

☆ بلوچستان میں میٹل پارک کے نام سے ایک نئے پراجیکٹ کا آغاز کر دیا گیا ہے جو بلوچستان کی قیمتی دھات کی ویلیویشن کا ذریعہ بن جائے گا۔ جس سے حکومت کی آمدن اور لوگوں کے روزگار میں بھی اضافہ ہوگا۔

☆ بلوچستان میں معدنی وسائل کی تلاش کے لیے ایک نئی کمپنی بلوچستان منرل ایکسپلوریشن کے نام سے عمل میں لائی گئی جو کہ صوبے میں سرمایہ کاری کے فروغ میں اہم کردار ادا کرے گی۔ جس سے مائنز اونرز کو سہولیات مل جائیں گی۔ اس کے ساتھ مچھ، مسلم باغ، ہرنائی اور گوادر میں علاقائی دفاتر بھی قائم کیے گئے ہیں۔

☆ رائلٹی اور فنانس کے معاملات کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے ڈیجیٹلائزیشن آف رائلٹی رجیم کے نام سے پروجیکٹ شروع کر چکا ہے۔

☆ مائنز ریسکیو اینڈ ٹریننگ سینٹر کا قیام عمل میں لایا گیا۔ سورینج، مچھ، شاہرگ، مسلم باغ اور کوئٹہ سمیت دیگر

شہروں میں سینٹرز قائم کیے جائیں گے۔

☆ کان کنی سے وابستہ محنت کشوں اور اُن کے بچوں کو تعلیمی سہولیات کی فراہمی کے لیے 30 سے زائد اسکول مختلف مائنز علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔ نیز طبی سہولیات کے لیے ایک ہسپتال، ایک بنیادی مرکز صحت اور 25 شفا خانے کام کر رہے ہیں۔ مالی سال 23-2022 میں ان کی اَپ گریڈیشن زیر غور ہے۔

ماھی گیری و ساحلی ترقی

(Fisheries & Coastal Development)

جناب اسپیکر!

☆ اللہ تعالیٰ نے بلوچستان کو دنیا کی بہترین ساحلی پٹی سے نوازا ہے۔ جس میں کوسٹل ٹورازم کے ساتھ ساتھ ماہی گیری کے بے پناہ مواقع موجود ہیں۔ اس حوالے سے حکومت بلوچستان جامع حکمت عملی کے تحت پوری ساحلی پٹی کی بین الاقوامی معیار کے عین مطابق ماسٹر پلاننگ کرا رہی ہے۔

☆ پسنی فِش ہاربر کی بحالی کے لیے لینڈنگ جیٹیز (Landing Jetties) اور بریک واٹر کی ڈیزائننگ کے لیے ایک معروف بین الاقوامی ادارے سے فزیبلٹی رپورٹ تیار کی گئی۔ انشاء اللہ اس پر جلد کام شروع ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ مچھلیوں کی غیر قانونی ٹرالنگ کی روک تھام کے لیے جہازوں کی نگرانی بھی بڑھا دی گئی۔

☆ رواں سال 22-2021 میں سیاحوں کے تحفظ کے لیے 215 لائف گارڈ کی پوسٹیں تخلیق کی گئیں جن پر تعیناتیوں کا سلسلہ جاری ہے۔

☆ غریب مچھیروں کی سہولت کے لیے کشتیوں کی مرمت کا ورکشاپ قائم کر دیا گیا۔ ساتھ ساتھ اُوتھل میں ڈائریکٹوریٹ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مالی سال 23-2022 میں اس شعبے کے لیے ترقیاتی مد میں 2 ارب اور غیر ترقیاتی مد میں 1 ارب 24 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ جناب اسپیکر! اب ہم آتے ہیں انرجی/توانائی کی طرف۔

توانائی (Energy)

جناب اسپیکر!

☆ حکومت بلوچستان کو سب سے بڑا درپیش چیلنج پھیلی ہوئی آبادی کی وجہ سے دور دراز کے علاقوں کو قومی گرڈ سے منسلک کرنا ہے۔ اس صورتحال میں بہترین ذریعہ شمسی توانائی ہے جس کے ذریعے صوبے کے دور افتادہ علاقوں کو متبادل توانائی کی سہولت سے آراستہ کیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت بلوچستان

Solar اور Wind انرجی کی بڑے پیمانے پر سامان کی تیاری کے سلسلے میں سرمایہ کاروں کے لیے صوبائی ٹیکسز میں چھوٹ دینے پر غور کر رہی ہے تاکہ نہ صرف بجلی کے مسئلے پر قابو پایا جاسکے بلکہ روزگار کے مواقع بھی پیدا ہوں۔

☆ 4 ارب کیسکو کو ٹیوب ویل سبسڈی کے لیے جبکہ 2 ارب روپے زرعی ٹیوب ویلز کی سولرائزیشن کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔ مجموعی طور پر مالی سال 23-2022 میں ترقیاتی مد میں اس شعبے کے لیے 6 ارب روپے جب کہ غیر ترقیاتی مد میں 6.8 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ جناب اسپیکر! ہمارا اگلہ شعبہ ہے ماحول اور ماحولیاتی تبدیلی۔

ماحول اور ماحولیاتی تبدیلی

(Environment & Climate Change)

جناب اسپیکر!

☆ بلوچستان کو ماحولیاتی تغیرات سے ہونے والے شدید نقصانات کا سامنا کر پڑ رہا ہے۔ جس میں خشک سالی سرِفہرست ہے۔

☆ محکمہ ماحولیات کے ماتحت Environmental Protection Agency صوبہ بھر میں ماحولیاتی معاملات کے حوالے سے صنعتی اور پیداواری شعبوں کو ماحولیاتی قوانین کی پاسداری کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کر رہا ہے۔ متعلقہ اسٹیک ہولڈرز، سول سوسائٹی اور میڈیا کے ساتھ مل کر کارروائی کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ مفادِ عامہ کی آگہی کے لیے مضمون نویسی، سیمینار وغیرہ منعقد کیے گئے۔

☆ Integrated Develoment پروگرام کے لیے 10 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

☆ فضائی آلودگی سے نمٹنے کے لیے مختلف اسٹیل ملز میں خشک اور گیلے اسکر بیرز کی تنصیف کو یقینی بنایا گیا اس کے ساتھ ساتھ اس محکمے نے 22 ملین روپے کا ریونیو صوبائی خزانے میں جمع کیا۔

☆ لسبیلہ انڈسٹریز کے 40% حصے کو بلوچستان انوارمینٹل پروٹیکشن ایکٹ 2012 کے تحت قانونی بنایا گیا ہے۔

امورِ حیوانات (Live Stock)

جناب اسپیکر!

☆ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ بلوچستان کی زیادہ تر آبادی کا تعلق بالواسطہ یا بلاواسطہ لائیو اسٹاک سے منسلک ہے۔ صوبائی معیشت میں لائیوسٹاک کا زراعت سیکٹر میں تقریباً 48% فیصد حصہ ہے جبکہ جی ڈی پی میں

زراعت سیکٹر کا 52% فیصد ہے۔

☆ موجودہ حکومت نے پہلی مرتبہ بلوچستان لائیواسٹاک پالیسی کا اجرا کیا جو کہ آئندہ دس سال کے لیے بنائی گئی ہے جس پر عمل درآمد جاری ہے۔اس پالیسی پر عملدرآمد سے شعبہ لائیواسٹاک کو خاطر خواہ فروغ ملے گا۔اس سال 13 ملین جانوروں کا علاج کیا گیا۔اور 12 ملین سے زائد جانوروں کی ویکسینیشن ہوئی۔حکومت بلوچستان نے موبائل ویٹرنری ایڈ پروجیکٹ کے ذریعے 33 موبائل ویٹرنری ایمبولنس مہیا کی ہیں۔

محنت و افرادی قوت (Labour & Manpower)

جناب اسپیکر!

☆ صوبہ بلوچستان میں آبادی کی شرح میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ ہمارے صوبے میں پندرہ سے چوبیس سال کی عُمر کے نوجوانوں کی تعداد بیس لاکھ سے زائد ہے اور نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنا بلاشبہ ہم سب کے لیے اہم چیلنج ہے۔نوجوان نسل کو مختلف ہنر کے شعبوں میں تربیت دے کر اُنہیں کارآمد بنانا اور ان کی سماجی اور معاشی زندگی میں مثبت تبدیلی لانا حکومت کی ذمہ داریوں میں شامل ہے تاکہ وہ سماج میں ایک بہتر مقام حاصل کرسکیں اور منفی رجحانات کی طرف مائل نہ ہوں۔

☆ ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر بمقام ضلع قلعہ سیف اللہ، خالق آباد اور خاران پر ترقیاتی کام آخری مراحل میں ہے جو کہ رواں سال میں فعال کردیے جائیں گے اور ٹیکنیکل سینٹر ضلع ہرنائی میں ترقیاتی کام کا آغاز جلد شروع کر دیا جائے گا۔

☆ محکمہ محنت و افرادی قوت نے صوبہ بلوچستان کے مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لیے بلوچستان صوبائی اسمبلی سے 9 قوانین پاس کروائے ہیں جو کہ صوبے بھر میں نافذ العمل ہیں اور مزید 3 قوانین پر کام جاری ہے۔

☆ محکمہ محنت و افرادی قوت نے سال 22-2021 میں Death Compensation Grant کی مد میں مزدوروں کے لواحقین میں 34 کروڑ 90 لاکھ روپے تقسیم کیے۔Marriage Grant کی مد میں 12 کروڑ 70 لاکھ روپے تقسیم کیے اور مزدوروں کے بچوں کی تعلیم کے لیے Scholarship Grant کی مد میں 39 کروڑ روپے تقسیم کیے۔

صنعت وحرفت (Industries & Comerece)

جناب اسپیکر!

☆ صنعتی ترقی ملکی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ محکمہ صنعتی ترقی کے لیے ہر ممکن کوشش

کر رہا ہے۔

☆ بلوچستان اسپیشل اکنامک زون اینڈ انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ منیجمنٹ کمپنی کو باقاعدہ فعال کیا گیا۔ اس مد میں 20 کروڑ روپے جاری کیے گئے۔

☆ صوبائی حکومت سرحدی علاقوں میں لوگوں کے روزگار کو یقینی بنانے کے لیے 13 کمرشل بارڈر مارکیٹس کے قیام کے لیے اقدامات کر رہی ہے۔ پائلٹ پروجیکٹ میں گبد (گوادر)، مند (کیچ) اور چیدگی (پنجگور) شامل ہیں۔

☆ ضلع چمن، حب اور گوادر میں سینکڑوں ایکڑ زمینوں پر خصوصی اقتصادی زون کے قیام کا عمل جاری ہے۔

☆ محکمے نے رواں سال ٹارگٹ سے بڑھ کر 5 کروڑ 80 لاکھ روپے کا ریونیو دیا۔

سوشل ویلفیئر (Social Welfare)

جناب اسپیکر!

☆ رواں سال 22-2021 میں مختلف اسکیمات کے لیے 186 ارب روپے ریلیز ہو گئے۔ جن میں معذوروں کے لیے ویل چیئرز، ٹرائی موٹر سائیکلز، منشیات کے عادی افراد کے لیے مختلف ضلعوں پنجگور، لورالائی، پشین، قلعہ عبداللہ اور لسبیلہ میں کمپلیکس، دارالامان میں خواتین کے لیے ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر اور مستحق افراد میں 3000 دستکاری مشینوں کی تقسیم اور خصوصی بچوں کے لیے گوادر و پسنی میں سکول کا قیام شامل ہیں۔

☆ نئے مالی سال 23-2022 میں معذور افراد کے لیے اسپورٹس کمپلیکس تعمیر کی جائے گی جس کے لیے 10 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

☆ نئے مالی سال 23-2022 میں ذہنی معذور افراد کی بحالی کے لیے کمپلیکس تعمیر کی جائے گی جس کے لیے 10 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

کھیل اور امورِ نوجوانان

(Sports and Youth Affairs)

جناب اسپیکر!

☆ بلوچستان کی مجموعی آبادی کا 60 فیصد نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ ان کی فلاح و بہبود اور انہیں مثبت سرگرمیوں کی جانب راغب کرنے کے لیے حکومت بلوچستان مختلف اقدامات کر رہی ہے۔

☆ مالی سال 23-2022 میں کھیل کے فروغ اور نوجوانوں کی بہبود کے لیے 30 کروڑ روپے مختص کیے

گئے ہیں۔

☆ خواتین کے لیے کھیل کا مرکز قائم کیا جائے گا۔جس کے لیے نئے مالی سال 23-2022 میں 5 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

☆ امورِنوجوانان بلوچستان پالیسی اور یوتھ ایکسچینج پروگرام بلوچستان پر کام جاری ہے۔

جنگلات اور جنگلی حیات (Forest & Wildlife)

جناب اسپیکر!

☆ اللہ تعالیٰ نے بلوچستان کو جنگلات اور جنگلی حیات جیسی نعمتوں سے نوازا ہے۔

☆ محکمہ نے ضلع شیرانی کے جنگلات میں لگی آگ پر بروقت قابو پا کر قیمتی جنگلات اور وہاں کے عوام کو بڑے نقصان سے بچایا۔

☆ سروس ڈیلوری اور اسٹاف کی capacity بلڈنگ اور ٹریننگ کے لیے تاریخ میں پہلی بار فارسٹ اسکول کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

☆ مون سون اور سپرنگ شجر کاری مہم میں 35 لاکھ درخت لگائے گئے۔محکمے نے اس سال 58 ملین کا ریونیو دیا۔

ثقافت، سیاحت و آثارِ قدیمہ

(Culture, Tourism and Archives)

جناب اسپیکر!

☆ حکومت بلوچستان نے سیاحت وثقافت کے فروغ کے لیے انتہائی اہم اقدامات کیے ہیں جن میں چیدہ چیدہ اور اہم یہ ہیں۔آرٹسٹ ویلفیئر فنڈ کا قیام، ایکسلینس ایوارڈ وعلامہ اقبال بک ایوارڈ، ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ رولز 2022 وغیرہ۔

☆ آثارقدیمہ کو محفوظ بنانے کے اقدامات کیے گئے ہیں۔ڈویژنل سطح پر ریکارڈ روم بنائے گئے ہیں نیز ریکارڈ کو ڈیجیٹلائزڈ کرنے کا کام بھی جاری ہے۔

ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ انٹی نارکوٹکس

(Excise Taxation & Anti Narcotics)

جناب اسپیکر!

☆ صوبے میں منشیات کی روک تھام اور ٹیکسیشن کے نظام کو نافذ کرنے کے لیے اس محکمے کی گراں قدر خدمات ہیں۔

☆ اربن پراپرٹی ٹیکس کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے آن لائن سسٹم متعارف کیا جارہا ہے جس کے لیے 13 کروڑ80 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

☆ رواں سال22-2021 میں اس محکمہ نے 1877 ملین روپے کا ٹیکس جمع کیا۔

ترقی نِسواں (Women Development)

جناب اسپیکر!

☆ محکمے کا مقصد Gender Equality اور خواتین کو Empower کرنا ہے اور ان کے حقوق کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے ہر ممکن اقدام کرنا ہے۔

☆ رواں سال خواتین گریجویٹس کے لیے 100 ملین روپے کی لاگت سے انٹرن شپ پروگرام کا اجرا کیا گیا۔

☆ مالی سال23-2022 میں ترقی نسواں کے لیے ڈے کیئر سینٹرز، وومن بازار اینڈ انکوبیشن سینٹرز وغیرہ شامل ہیں۔

☆ صوبائی کابینہ نے بلوچستان وومن امپاورمنٹ اینڈ جینڈر پالیسی24-2020 کی منظوری دی ہے۔

☆ خواتین کے حقوق کا تحفظ یقینی بنانے کے لیے ہماری حکومت وومن ڈویلپمنٹ سیکٹر پلان پر کام کر رہی ہے جس کی کابینہ سے عنقریب منظوری لی جائے گی۔

اقلیتی امور (Minorities Affairs)

جناب اسپیکر!

☆ حکومت بلوچستان ہمیشہ سے اقلیتوں کی فلاح و بہبود کے لیے مختلف اقدامات کرتی رہی ہے۔اس سلسلے میں حکومت نے اقلیتی امور کا محکمہ عمل میں لایا۔

☆ ہماری حکومت نے 50 ملین روپے کی لاگت سے اقلیتی انڈومنٹ فنڈ کا اجرا کیا۔

☆ نئے مالی سال23-2022 میں Minorities محکمے کا ڈائریکٹوریٹ تعمیر کیا جائے گا۔

حصہ دوئم

محصولات (Revenue)

جناب اسپیکر! FBR کے محصولات میں بہتری آنے کی بدولت صوبے کو NFC کی مد میں ملنے والے ٹیکس محصولات میں نئے سال 23-2022 میں 60 ارب روپے کا اضافہ ہوگا۔ البتہ صوبے کی موجودہ پیداوار قدرتی وسائل میں کمی آنے کی وجہ سے رائلٹی کی مد میں ملنے والے پیسوں میں بتدریج کمی ہورہی ہے۔ جس کا تخمینہ اگلے سال میں 15 ارب روپے لگایا گیا ہے۔

☆ مزید برآں صوبے کو 1991 سے پہلے گیس ڈویلپمنٹ سرچارج کی مد میں بقایا 120 ارب روپے جو کہ 10 ارب روپے سالانہ کے حساب سے ملنے تھے، جون 2022 میں ختم ہو جائیں گے۔ جس کا صوبے کی سالانہ آمدنی پر براہ راست اثر پڑے گا۔

☆ 2015 کے بیشتر سوئی لیز کے معاہدے کے خاتمے کے بعد پیداوار جاری ہونے کے باوجود نیا معاہدہ تاحال طے نہیں ہو سکا۔ جس سے رائلٹی اور ایکسٹنشن بونس کی مد میں سال 23-2022 میں کم از کم 40 ارب روپے وصول ہونے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

☆ اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبے کے نظام محصولات کو پائیدار بنیادوں پر استوار کرنے اور ذرائع آمدن میں اضافے کے لیے موجودہ حکومت نے فنانس کے ذریعے ٹیکس کے قوانین میں اصلاحات متعارف کرائی ہیں۔

☆ صوبائی محصولات میں بہتری کے حوالے سے Balochistan Non Tax Revenue Mobilization Strategy, 2022 پر کام ہو رہا ہے، جس کا مسودہ کابینہ کی منظوری کے لیے بہت جلد پیش کیا جائے گا۔

جناب اسپیکر!

☆ بلوچستان سیلز ٹیکس آن سروسز اور دیگر ٹیکسز کی وصولی کے لیے محکمہ خزانہ حکومت بلوچستان، اسٹیٹ بینک آف پاکستان اور One Link سے معاہدہ طے پا گیا ہے جس میں باقی محکموں کو بھی شامل کیا جا رہا ہے۔ جس سے نہ صرف ٹیکس دہندگان کو آسانی ہوگی بلکہ ٹیکس کی وصولی کے نظام میں شفافیت اور بہتری آئے گی۔

حصہ سوم

فلاحی اقدامات (Relief Measures)

جناب اسپیکر!

☆ نئے مالی سال 23-2022 کے بجٹ میں مختلف نوعیت کے اہم فلاحی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ جن میں سے چند اہم اقدامات معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر!

☆ سرکاری ملازمین کو ریلیف پہنچانے کے لیے صوبائی حکومت تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 15%اضافہ 2017 کی بنیادی تنخواہ کے مطابق، پنشن میں 15% اضافہ اور ایڈہاک الاؤنسز وفاقی حکومت کے طرز پر ضم کرنے کا اعلان کرتی ہے۔

☆ مزدوروں کی کم سے کم اُجرت 25,000 روپے مقرر کی جاتی ہے۔

☆ ہماری حکومت مختلف محکموں کے ملازمین کی تنخواہوں میں تفریق کو کم کرنے کے لیے 15% ڈی آر اے (DRA) دے چکی ہے۔

☆ محکمہ صحت کے پیرامیڈکس اور ٹیکنکل اسٹاف کا ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس (HPA) اور ہیلتھ رسک الاؤنس (HRA) میں 100% اضافہ کیا۔

☆ شیخ زید ہسپتال میں تعینات ڈاکٹرز کے لیے ایک بنیادی تنخواہ بطور اعزازیہ دی گئی۔

☆ سرکاری ملازمین کی بڑھتی پنشن اور حکومت مالی مشکلات کے حل کے لیے پہلے سے قائم بلوچستان پنشن فنڈ میں 4 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

☆ ہماری حکومت بہت جلد Chief Minister Complaint Management System متعارف کرے گی۔

☆ ہماری حکومت ہونہار طلبا کے لیے 1 ارب روپے کی لاگت سے لیپ ٹاپ اسکیم متعارف کرا رہی ہے مالی سال 23-2022 میں مذکورہ اسکیم کے لیے 50 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

☆ گریجویٹ طلبا کے لیے انٹرن شپ پروگرام کا بہت جلد آغاز کیا جائے گا۔ نئے مالی سال 23-2022 میں اس مقصد کے لیے 20 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

☆ سیف سٹی پروجیکٹ کی بدولت کوئٹہ میں امن و امان کی مخدوش حالت بہتر ہوئی اور کوئٹہ ڈویلپمنٹ پروجیکٹ کے تحت بے شمار ترقیاتی کام ہوئے۔

☆ مالی سال 23-2022 میں مختلف اضلاع میں اسپورٹس کمپلیکسز کی تعمیر مکمل کی جائے گی۔

☆ نئے مالی سال 23-2022 میں بینظیر ڈیجیٹل لائبریری، غوث بخش بزنجو لائبریری اور باچا خان لائبریری کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

جناب اسپیکر!

☆ کم عمر قیدیوں کی فلاح کے لیے Borstal Institute کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔جس کے لیے نئے مالی سال 23-2022 میں 10 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

☆ صوبے میں فوڈ سیکورٹی کے مالی مسائل پر قابو پانے کے لیے مزید 1 ارب 75 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جس سے فوڈ سیکورٹی ریوالونگ فنڈ کا کل حجم 3 ارب 75 کروڑ روپے ہو جائے گا۔اس سے صوبے کی گندم کی سالانہ ضروریات کو یقینی بنایا جاسکے گا۔

☆ صوبے میں سانحہ 8 اگست 2016 میں شعبہ وکالت میں پیدا ہونے والے خلا کو پر کرنے کے لیے بلوچستان کے وکلا کو بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے پہلے سے قائم بلوچستان لائرز ویلفیئر انڈ وومنٹ کے لیے 250 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔

☆ ہماری حکومت نے PSDP آٹومیشن اور PPP ایکٹ متعارف کروایا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ٹیکس اور نان ٹیکس موبلائزیشن پہ بھی کام کیا ہے۔

☆ نئے مالی سال میں ہماری حکومت نے صوبے میں کوئی نیا ٹیکس لاگو نہیں کیا ہے۔جس سے نہ صرف مہنگائی پر قابو پایا جاسکے گا بلکہ اس کو کم کیا جاسکے گا۔

حصہ چہارم

مالی سال 23-2022 بجٹ کے تخمینے

جناب اسپیکر!

☆ اب میں بجٹ 23-2022 کے اہم اعداد وشمار پیش کرنے جارہا ہوں جس میں مالی سال 23-2022 اخراجات کے بجٹ کا کل حجم **612.79** بلین روپے ہے جبکہ آمدن کا کل تخمینہ **539.94** بلین روپے ہے۔ اس طرح سال 23-2022 کے لیے بجٹ خسارہ کا تخمینہ **72.85** بلین روپے ہوگا جس کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

تفصیلات	بجٹ 23-2022 تخمینہ
آمدن	بلین روپے میں

وفاقی ٹرانسفرز	370.33
صوبے کی اپنی محصولات	48.39
سوئی گیس لیز ایکسٹنشن بونس	55.00
فارن فنڈز پراجیکٹس اسسٹنس (FPA)	14.36
کیپٹل محصولات بشمول State Trading	12.21
وفاقی ترقیاتی گرانٹ	28.27
کل آمدن	528.58
Cash Carry Over	11.36
مجموعی آمدن	539.94
تفصیلات	**بجٹ 2022-23 تخمینہ**
اخراجات	**بلین روپے میں**
اخراجاتِ جاریہ	366.72
فارن فنڈ ڈپراجیکٹس اسسٹنس (FPA)	14.92
وفاقی ترقیاتی پرجیکٹس (Outside PSDP)	39.64
صوبائی PSDP	191.51
ٹوٹل اخراجات	**612.79**
مجموعی خسارہ	**72.85**

جناب اسپیکر!

☆ اپنی تقریر کے اختتام پر میں ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے بجٹ کی تیاری میں معاونت کی خصوصاً فنانس، پی اینڈ ڈی اور گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کا، ساتھ ہی میں محکمہ اطلاعات، پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کے صحافیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:۔ بلوچستان اسمبلی سیکریٹریٹ کے ملازمین کا شکریہ ادا کرنا اب بھول گئے ہیں۔

سردارعبدالرحمٰن کھیتران وزیرخزانہ: میں وزیراعلیٰ بلوچستان جناب میرعبدالقدوس بزنجو کا شکرگزار ہوں جنہوں نے مجھ پراور میری پوری ٹیم پراعتماد کیا اور رہنمائی فرمائی میں چیف سیکرٹری بلوچستان جو کہ بہت قابل شخص ہیں، سیکرٹری فنانس جناب حافظ عبدالباسط صاحب، پرنسپل سیکرٹری لال جان صاحب، خالد ماندائی اسی طرح اے سی ایس پی اینڈ ڈی سلمان صاحب اور ساتھ ساتھ ان کا اسٹاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے دن رات کام کیا ہمارے قائد اور تمام متعلقہ اسٹاف یہ ثابت کیا۔ میں ایک بات وثوق سے کہہ رہا ہوں کہ اس بجٹ کی تیاری میں تین دن اور تین رات وزیراعلیٰ ایک سیکنڈ بھی نہیں سوئے تاکہ اس بلوچستان کو ایک خوبصورت بجٹ دے سکیں اور ان جو چیلنجز کا مقابلہ کرسکیں میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سردار صاحب آپ نے اسمبلی سیکرٹریٹ کا نام مس کر دیا ہے۔

سردارعبدالرحمٰن کھیتران وزیرخزانہ: میں CM سے گزارش کرونگا کہ جیسا ماضی میں ہوتا آیا ہے کہ جو بھی بجٹ سے اسمبلی سے منسلک محکمے ہیں ان کو کم ازکم چار بنیادی تنخواہیں دیں۔

سردارعبدالرحمٰن کھیتران وزیرخزانہ: آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گوہوں کہ وہ ہمیں بلوچستان کو حقیقی معنوں میں خوشحال اور ترقی یافتہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ پاکستان زندہ باد۔۔۔ بلوچستان پائندہ باد

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ سردار کھیتران صاحب، میزانیہ بابت مالی سال 23-2022 اور ضمنی میزانیہ بابت مالی سال 22-2021 ایوان میں پیش ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جو معزز اراکین اسمبلی سالانہ میزانیہ بابت مالی سال 23-2022 پر مورخہ 25-24 اور 27 جون 2022ء اور ضمنی میزانیہ بابت مالی سال 22-2021 پر مورخہ 28 جون 2022 کو بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ سیکرٹری صاحب کو اپنے نام بھجوا دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 24 جون 2022 بوقت چار بجے سہ پہر تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس رات 09 بجے اختتام پذیر ہوا)

☆☆